بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی خلعت[1] ہفت پارچہ حواس[2] خمسہ عقل و روح سے سرفرازی دی ہی تو منصب ایمان داری بھی عطا کر کہ خطاب اشرف المخلوقات میری حالت کے مناسب ہو۔ خداوندا اپنے حبیب[3] کا امتی بنانے سے امتیاز بخشا ہی تو تقرب عبادت بھی نصیب کر کہ الطاف کریمانہ شفاعت اور عواطف خسروانہ رحمت کی مجھ کو قابلیت ہو۔ آدمی اگر اپنی حالت میں تامل صحیح[4] کرے تو اس سے زیادہ عاجز و درماندہ[5] و مبتلا[6] کوئی مخلوق نہیں ؎

---

[1] اگلے زمانے میں بادشاہ کسی سے خوش ہوتے تو اسکو اپنا اتارن انعام دیتے۔ یہی ہی اصل خلعت اب اتارن کی قید نہیں رہی تھان دوشالے کورے تھان خلعت میں دیے جاتے ہیں ہفت پارچہ سات کپڑے۔ سات کپڑوں کا خلعت بھاری اور معزز سمجھا جاتا ہی [2] دیکھنے سننے سونگھنے۔ چکھنے۔ چھونے کی پانچ قوتیں حواس خمسہ کہلاتی ہیں سرفرازی سربلندی۔ عزت۔ خدمت کے درجے کو منصب کہتے تھے اب تنخواہ بے خدمت کو منصب کہنے لگے ہیں بادشاہ جو کسی کا تعریفی نام رکھدے خطاب کہلاتا ہی۔ اشرف المخلوقات یعنی خدا نے جتنی چیزیں دنیا میں پیدا کی ہیں سب میں آدمی عمدہ اور معزز ہی جملہ دعائیہ ہی یعنی ای خدا تو نے پانچ حواس چھٹی عقل ساتویں روح کا خلعت ہفت پارچہ دیا ہی تو ایمان داری کا منصب بھی دے کہ میں جو اشرف المخلوقات کہلاتا ہوں یہ خطاب مجھ کو پھبے ۱۲ [3] حبیب کے معنی دوست۔ یہاں حضرت پیغمبر صاحب مراد ہیں۔ امتیاز۔ عزت۔ تقرب۔ نزدیکی۔ شفاعت سفارش یہ ہی کہ پیغمبر صاحب کی سفارش سے گناہ گاروں کے گناہ معاف ہونگے۔ مطلب یہ ہی کہ اے خدا تو نے یہ خصوصیت تو عنایت کی کہ پیغمبر آخر الزمان کی امت میں پیدا کیا مگر اب ایسا ہو کہ تیری بندگی کر کے تجھ سے نزدیکی حاصل کروں تاکہ پیغمبر صاحب کی شفاعت اور تیری رحمت کا مستحق ہوں ۱۲

[4] فکر درست ۱۲ [5] تھکا ہوا عاجز ۱۲ [6] مصیبتوں میں پھنسا ہوا ۱۲

گرت[1] چشم خدا بینی ببخشند ؎ نہ بینی ہیچ کس عاجز تر از خویش

کلہم ساٹھ یا ستر برس تو باعتبار اوسط[2] اُس کی میعاد حیات اور مدت قیام و ثبات ہی وہ بھی شروع سے آخر تک ہر لحظہ عرضۂ[3] خطر ہر لحظہ ہدف آفت۔ آدھی عمر تو وہ سونے اور کاہل اور بے کار پڑے رہنے میں ضائع کر دیتا ہی باقی بچے ۳۰ یا ۳۵ برس اسی میں اُس کی طفولیت ہی اور اسی میں اُس کی جوانی اور پیری کم سے کم دس برس طفلی اور درماندگی علالت و پیری کے بھی سمجھ لینے چاہئیں غرض ساری زندگی میں ۲۰ یا ۲۵ برس کام کاج کے دن ہیں۔ مگر کتنے کام۔ کتنی ضرورتیں۔ کسقدر بکھیڑے۔ کیسے مخمصے۔ خدا کی پرستش مذہب کی تلاش۔ کسب کمال۔ فکر معاش۔ بزرگوں کی خدمت۔ اولاد کی تربیت۔ بیماروں کی عیادت۔ احباب کی زیارت۔ تقریبات کی شرکت۔ شہروں کی سیر۔ ملکوں کی سیاحت۔ مُردوں کا رونا۔ جدائی کا ماتم۔ مولود[4] کی خوشی۔ ملاقات کی فرحت۔ دفع مضرت[5]۔ جلب[6] منفعت۔ گزشتہ[7] کا احتساب۔ آیندہ کا انتظام۔ مسرت بہبود۔ ہوس نام و نمود۔ تاسف نقصان۔ حسرت زیان۔ تلافیِ مافات[8]۔ پیش بینی[9] مستقبلات۔ دوستوں سے ارتباط۔ دشمنوں سے احتیاط۔ آبرو کا حفظ[10]۔ ناموس کا پاس۔ مال کی نگہداشت۔ محاصل کا احراز[11] ؎

زندگی[12] ہی یا کوئی طوفان ہی ؎ ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے

اس ضیقِ[13] فرصت پر کاموں کا اتنا ہجوم یعنی فراغ دل مفقود[14]۔ اطمینان خاطر معدوم ؎

فکر معاش و ذکرِ خدا یاد رفتگاں ؎ دو دن کی زندگی میں بھلا کوئی کیا کرے

---

۱ اگر تجھ کو ایسی آنکھیں دی جائیں کہ خدا نظر آنے لگے تو تو جانے کہ تو ہی سب سے زیادہ عاجز ہی ۱۲ ۲ ہیچ کے راس کی یعنی مثلاً کسی کی تنو کی کسی کی پچاش کی کسی کی تمیس تو اوسط ہوا ساٹھ ۱۲ ۳ عرضہ اور ہدف مرادف یعنی ہم معنی ہیں نشانہ عرضۂ خطر یعنی خوف کے تیروں کا نشانہ ۱۲ ۴ مولود یعنی کسی کے پیدا ہونے کی ۱۲ ۵ نقصان کا دور کرنا ۱۲ ۶ فائدے کا کھینچنا کر جانے نہ پائے ۱۲ ۷ یعنی عمر جو گزر گئی ہی اُس کا حساب کہ کاہے میں صرف ہوئی ۱۲ ۸ جو چیز فوت ہو گئی مثلاً نماز اسکا معاوضہ ۱۲ ۹ جو اتفاقات پیش آنے والے ہیں اُن کو پہلے سے دیکھ لینا ۱۲ ۱۰ حفاظت ۱۲ ۱۱ لفظی معنی گھیرنا کہ کہیں نکل نہ جائے ۱۲ ۱۲ خواجہ میر درد کی مشہور غزل کا شعر ہی یعنی زندگی ہی یا آفت ہی ہم کو تو اس زندگی نے گویا مار ڈالا ۱۲ ۱۳ تنگی ۱۲ ۱۴ گم۔ ندارد ۱۲

ایک عقل اور دنیا بھر کی ذمہ داری سچ کہا ہی مصرع ۔ یک عشق[1] و ہزار گونہ خواری ۔
اِنَّا عَرَضْنَا[2] الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۔ اس کتاب میں انسان کے اُس فرض کا مذکور ہی جو تربیت اولاد کے نام سے مشہور ہی اس کتاب کے تصنیف کرنے سے مقصود اصلی یہ ہی کہ اس فرض کے بارے میں جو غلط فہمی عموماً عام لوگوں سے واقع ہو رہی ہی اُس کی اصلاح ہو اور اُن کے ذہن نشین کر دیا جائے کہ تربیت اولاد صرف اسی کا نام نہیں ہی کہ پال پوس کر اولاد کو بڑا کر دیا روٹی کما کھانے کا کوئی ہنر اُن کو سکھا دیا اُس کا بیاہ برات کر دیا بلکہ اُن کے اخلاق کی تہذیب اُن کے مزاج کی اصلاح ۔ اُن کی عادات کی دُرستی اُن کے خیالات اور معتقدات کی تصحیح بھی ماں باپ پر فرض ہی ۔ افسوس ہی کہ کتنے لوگ اس فرض سے غافل ہیں ۔ کوئی شخص تربیت اولاد کے فرض کو پُورا پُورا ادا نہیں کر سکتا تا وقتیکہ وہ خود اپنی شایستگی کا نمونہ اُن کو نہیں دکھاتا اور اولاد کے ساتھ اپنا برتاؤ محتسبانہ[3] طور کا نہیں رکھتا ۔ پرلے سرے کی بیوقوفی ہی اولاد کو اپنی کردار ناسزا کی بُری مثالیں دکھانا اور اُن سے یہ توقع رکھنا کہ یہ لوگ بڑے ہو کر زبانی پند یا کتابی نصیحت پر کاربند ہو کر صالح اور نیک وضع ہوں گے ۔ بہت لوگ اولاد کے ساتھ غایت درجے کی شیفتگی[4] پیدا کر لیتے ہیں اور بمصداق وَحُبُّكَ[5] الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ اُن کو اولاد کے عیوب پر آگہی نہیں ہوتی اور ہوتی بھی ہی تو عیب کو عیب سمجھ کر نہیں ۔ بمقتضاے عمر یا نتیجہ ذہانت یا دوسرے طور پر اُس کی تاویل کر کے ان کی خرابیوں سے درگزر اور چشم پوشی کیا کرتے ہیں ۔ اس کتاب میں یہ خاص اہتمام کیا گیا ہی کہ اس طرح کی غلطیوں پر لوگوں کو تنبیہ[6] ہو ۔ یہ کتاب لوگوں کو اس بات کا اچھی طرح یقین کرائے گی کہ تربیت اولاد ایک فرض موقت ہے

---

[1] ایک عشق اور ہزاروں طرح کی ذلت ۱۲ [2] ہم نے امانت یعنی عقل کو آسمان اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا تو سبھا نے اس کے لینے سے انکار کیا اور اُس سے ڈر گئے اور انسان نے اُس کو لے لیا بے شک اس نے اپنے اوپر بڑا ہی ظلم کیا اور بڑا ہی نادان تھا ۱۲ [3] محتسب اُس کو کہتے ہیں جو لوگوں کے قول و فعل کی نگرانی کرے مسلمان بادشاہوں کے عہد میں محتسب ایک سرکاری خدمت تھی ۱۲ [4] بیقراری کی محبت ۱۲ [5] کسی چیز کی محبت انسان کو اندھا بہرا کر دیتی ہی بمصداق کے یہ معنی کہ عربی کی کہاوت کے مطابق ۱۲ [6] آگہی ۱۲

یعنی لڑکے جب تک کم سن اور صغیر ہیں تربیت پزیر ہیں اور بڑے ہوئے پیچھے اُن کی اصلاح مشکل یا متعذر بلکہ محال ہو جاتی ہی۔ ارادہ یہی تھا کہ بلا تخصیص مذہب تلقین[1] حسن معاشرت اور تعلیم نیک کرداری و اخلاق کی ضرورت لوگوں پر ثابت کی جائے لیکن نیکی کو مذہب سے جدا کرنا ایسا ہی جیسے کوئی شخص روح کو جسد[2] سے یا بو کو گل سے یا نور کو آفتاب سے یا عرض[3] کو جوہر سے یا ناخن کو گوشت سے علیحدہ اور منفک[4] کرنے کا قصد کرے۔ اودھر تو انضمام مذہب ایک امر ناگزیر[5] ہی اور اُدھر اختلاف مذہب جو اس ملک میں اس کثرت سے پھیلا ہوا ہی کہ گویا ہر کوڑی[6] آدمی ایک جدا مذہب رکھتے ہیں آنکھیں دکھا رہا ہی۔ لوگوں میں ہی اس بلا کا تعصب آگیا ہی کہ کیسی ہی اچھی بات کیوں نہ کہی جائے دوسرے مذہب والے اُس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے جَعَلُوْٓا[7] اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ مضمون جس کو میں نے ایک فرضی قصے اور بات چیت کے طرز پر لکھا ہی مذہبی پیرائے سے تو خالی نہیں اور خالی ہونا ممکن نہ تھا لیکن تمام کتاب میں کوئی بات ایسی بھی نہیں ہی جو دوسرے مذہب والوں کی دل شکنی یا نفرت کا موجب ہو بلکہ جہاں جہاں ضرورۃً مذہبی تذکرہ آگیا ہی وہ ایسے ط رکھا ہی کہ دوسرے مذہب والے بھی اُس طرح کے عقیدے رکھتے ہیں صرف اصطلاح[8] و عبارت کا تفرقہ ہی لامشاحۃ[9] فی الاصطلاح۔ مثلاً مسلمانوں کی نماز وہی ہندوں کی پوجا پاٹھ ہی۔ مسلمانوں کا روزہ ہندوں کا برت مسلمانوں کی زکوۃ ہندوؤں کا دان پُن وقس علیٰ ہذا[10]۔ پس یہ قصہ اگرچہ ایک مسلمان خاندان کا ہی مگر بتغیر الفاظ[11] ہندو خاندان بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ خاندان جو فرض کیا گیا ہی اُس میں

---

[1] لوگوں کے ساتھ اچھی طرح مل جل کر رہنے کی تعلیم ۱۲ [2] بدن ۱۲ [3] جو چیز اپنی ذات سے قائم ہو جوہر ہی جیسے کپڑا جوہر کے مقابل عرض ہی جیسے کپڑے کا رنگ ۱۲ [4] جدا ۱۲ [5] ضروری۔ لابد ۱۲ [6] جس طرح بارہ کا ایک درجن بیس کی ایک کوڑی ۱۲ [7] کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے ہیں ۱۲ [8] ایک لفظ کے جو ایک معنی ٹھہرا لئے جائیں اصطلاحی معنی کہلائیں گے جیسے ضرب کے معنی مارنا لیکن علم حساب میں ایک عدد کو دوسرے عدد کی قدر گن کر جوڑ لینا مثلاً دو کو پانچ دفعہ گن کر جوڑ لینے سے دس حاصل ہوئے اس کو کہتے ہیں دو کو پانچ میں ضرب دیا ۱۲ [9] اصطلاح ٹھہرا لینے کا ہر ایک کو اختیار ہی اس میں کسی کو کیوں عذر ہونے لگا ۱۲ [10] اسی پر اور چیزوں کو بھی قیاس کر لو ۱۲ [11] لفظوں کے بدل دینے سے ۱۲

دو میاں بی بی ہیں - تین بیٹے اور تین بیٹیاں - ایک بیٹا اور ایک بیٹی تو بڑی عمر کے ہیں اور بیاہے جا چکے ہیں اور لاجرم[1] اُن کی عادتیں راسخ[2] - ان کی خصلتیں کالطبیعۃ[3] ہیں - منجھلا بیٹا اگرچہ عمر اس کی بھی کم نہیں لیکن اُس نے مدرسے میں تعلیم پائی ہے اور وہ صرف صرفِ توجہ[4] کا محتاج ہے جیسے گھوڑا کہ بے راہ چلا جا رہا ہے اُس میں رفتار پیدا کرنے کی ضرورت نہیں باگ کا موڑ دینا کافی ہے - منجھلی لڑکی کم سن ہے وہ عمر کے اُس درجے میں ہے جب بچوں کی قوت تفتیش[5] و تلاش تیز اور نقل کرنے کی اُمنگ برسر ترقی ہوتی ہے - وہ بھولے پن سے اس طرح کے سوالات کرتی اور سادہ دلی سے ایسی ایسی باتیں پوچھتی ہے کہ ماں قائل ہو ہو جاتی ہے جس طرح پر اس خاندان کے لوگ زندگی کرتے ہوئے فرض کئے گئے ہیں وہ ایک سچا بلا تصنع[6] نمونہ ہے اس زمانے کے ہر ایک خاندان مدعی[7] شرافت کے طرز ماند و بود[8] کا ایسا فرض کیا گیا ہے کہ رئیس البیت یعنی خاندان کا سرگروہ جس کا نام **نصوح** - ہے ایک وبائی ہیضے میں مبتلا ہوا اور اُس کی حالت ردی[9] اس قدر ہوتی گئی کہ اُس کو اپنے مرنے کا تیقن کرنا پڑا اور چونکہ اُسی وبا میں چند روز پہلے اُسی گھر کے تین آدمی مر چکے تھے اور شہر میں موت کی گرم بازاری تھی تو ایسی حالت میں نصوح کا اپنی نسبت موت کا تیقن ایک معمولی بلکہ ضروری بات ہے - نصوح کو ڈاکٹر نے جو اُس کا معالج تھا خواب آور[10] دوا دی تھی وہ سو گیا اور اُس کے اگلے پچھلے خیالات ایک خواب بن کر اُس کے سامنے آموجود ہوئے خواب جو نصوح نے دیکھا تمام قصے کی جان ہے حشر[11] اور اعمال نامہ اور حساب قبر کی تکلیف اور دوزخ کا عذاب یعنی قیامت کے حالات جن کا اپنے مذہب اسلام کے مطابق معتقد تھا خواب میں اُس کو واقعات نفس الامری[12] دکھائی دیئے - جاگا تو خائف[13] و ہراساں - بیدار ہوا تو ترساں و لرزاں خوف کا نتیجہ اور ہراس کا اثر جو نصوح پر مترتب ہوا قصے کے پڑھنے سے ظاہر ہوگا - اُس نے نہ صرف اپنے نفس کی اصلاح کی بلکہ سارے خاندان کی اصلاح کو اپنے ذمے فرض و واجب سمجھا چونکہ

---

[1] ضرور - البتہ ۱۲ [2] پکی جمی ہوئی ۱۲ [3] بے اختیاری باتوں کی طرح جیسے سونا سانس لینا ۱۲ [4] توجہ کے پھیر دینے ۱۲ [5] پوچھنے اور دریافت کرنے ۱۲ [6] بے بناوٹ ۱۲ [7] شرافت کا دعوے دار ۱۲ [8] رہنے سہنے ۱۲ [9] خراب ۱۲ [10] نیند لانیوالی ۱۲ [11] لوگوں کا مرے پیچھے زندہ کیا جانا تاکہ جو کچھ دنیا میں کر گئے ہیں خدا کو اسکا حساب دیں ۱۲ [12] یعنی ایسی باتیں جو سچ مچ ہو رہی ہیں ۱۲ [13] خوف زدہ ۱۲

خاندان کے چھوٹے بڑے سب اس طرز جدید سے نا آشنا تھے لِنَفْسٍ[1] وَّاحِدَةٍ نصوح کے مقابلے پر کمربستہ ہو گئے اور اُس کو بڑی بڑی دقتیں پیش آئیں لیکن چونکہ نصوح کے ارادے میں استحکام[2] اور اُس کے دل کو خدا کا بھروسا تھا وہ غالب آیا مگر مشکل سے۔ اُس کو ظفر[3] ہوا مگر دشواری سے کیونکہ اولاد میں جو جتنا عمر رسیدہ تھا اسی قدر عَسِيرُ الْانقیاد[4] تھا۔ تربیتِ اولاد جس پر یہ کتاب لکھی گئی ہی ایک شعبہ[5] ہی اس عام انسانی ہمدردی اور نفع رسانی کا جو ہر فرد بشر پر اس کی استطاعت[6] کے قدر واجب ہی اس خصوص میں جتنی غفلت اور بے پروائی ہمارے ہموطنوں سے ہوتی ہی اصلی باعث اس ملک کے تنزل کا ہی لوگ مضمون ہمدردی سے اس قدر ناواقف ہیں کہ اس خصوص میں اُن کو بچوں کی طرح تعلیم کی حاجت ہی یہ کتاب اس تعلیم کی ابجد[7] ہی کیونکہ اگر اولاد اور خاندان کی اصلاح انسان کے ذمے واجب ہی تو ضرور ان لوگوں کی اصلاح کا بھی وہ ذمہ دار ہی جو متعلق خدمت اُس کی نگرانی اور حکومت میں ہیں پھر خدم[8] و عبید[9] کے بعد اَلْاَقْرَبُ فَالْاَقْرَبُ[10] کے لحاظ سے ہمسائے پھر اہل محلہ پھر اہل شہر پھر ہموطن اور ہم ملک پھر مطلق ابنائے[11] جنس ؎

بنی آدم[12] اعضائے یکدیگر اند کہ در آفرینش ز یک جوہر اند

غرض ہمدردی کا ایک بڑا وسیع مضمون ہی مگر بالفعل اُس کے ابتدائی اور ضروری حصے سے آغاز کیا گیا ہی وَاللّٰهُ[13] وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ نذیر احمد وَفَّقَهُ اللّٰهُ[14] الٰی تَزَوُّدِ لِغَدٍ۔

---

[1] سب کے سب ایسے مل گئے کہ گویا ایک ہی شخص ہیں ۱۲ [2] مضبوطی ۱۲ [3] فتح ۱۲ [4] مشکل سے دبنے والا ۱۲ [5] شاخ ۱۲ [6] طاقت مقدور ۱۲ [7] الف بے تے ۱۲ [8] خادم کی جمع۔ خدمت گار ۱۲ [9] عبد کی جمع غلام۔ یہ لفظ مسلمانوں کے خیال کے مطابق آگیا ہی ورنہ انگریزی عملداری میں غلاموں کا بیج مارا گیا کوئی کسی کو غلام بنائے تو سرکار کا گنہگار ٹھیرایا جائے ۱۲ [10] پہلے قریب ترین پھر قریب تر پھر قریب یعنی قرابت داروں میں بھی ترتیب ہی جس کا رشتہ زیادہ پاس کا ہی اُس کا حق بھی زیادہ ہی ۱۲ [11] لفظی معنی اپنی جنس کے بیٹے یعنی مطلق انسان کسی ملک کسی مذہب کسی رنگ کے ہوں ۱۲ [12] آدم کے بیٹے یعنی سارے جہان کے آدمی ایک بدن کے جوڑ بند ہیں کیونکہ سب کی پیدائش ایک ہی اصل سے ہی ۱۲ [13] اللہ توفیق کا مالک ہی یعنے توفیق کا دینا اسی کے اختیار میں ہی ۱۲ [14] خدا اُس کو ایسی توفیق دے کہ فردائے قیامت کے لئے کچھ زاد راہ جمع کرے ۱۲